ڈاکٹر پروفیسر ابن حسن مرحوم

کا ہفتہ بزم تاریخ
جامعہ عثمانیہ

ڈاکٹر ابن حسن مرحوم

آپ ۱۸۹۹ء میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ اسلامیہ اٹاوہ سے امتحان میٹرک کامیاب کرنیکے بعد ایم۔ اے۔ او۔ کالج علیگڈھ میں داخل ہوئے یہاں آپ ایک محنتی ذہین اور سنجیدہ طالب علم کی حیثیت سے نمایاں ہونیکے علاوہ کلیہ کی انجمن اتحاد کے ایک ممتاز مقرر رہے آپ نے متعدد تقریری انعامات حاصل کئے جن میں کیمبرج پرائز کا اعزاز بھی شامل تھا۔

انجمن اتحاد کے مباحثوں میں باقاعدہ سب سے زیادہ حصہ لینے والے بہترین مقرر کو یہ انعام دیا جاتا تھا۔ ان اعزازات کے علاوہ الہ آباد میں ایک کل ہند تقریری مقابلہ میں بھی آپ اول رہے۔ گویا انکی ذات میں ابتدا سے ہی ایک استاد جامعہ کی نشو نما ہو رہی تھی۔

ابتدائی کلیاتی زندگی میں آپ نے تاریخ ہند کے خاص کر مسلم دور کا ذوق پیدا کیا۔ ایم۔ اے میں بھی آپ کا مضمون تاریخ رہا۔ ۱۹۲۳ء میں جامعہ الہ آباد سے ایم اے کامیاب کیا اور اسی سال بحیثیت مددگار پروفیسر تاریخ کے آپکا تقرر جامعہ عثمانیہ میں ہوا۔ مرحوم کو جامعہ عثمانیہ سے بہت محبت تھی کیونکہ آپ اس جامعہ کے اس بنیادی اصول کی برتری کے قائل تھے کہ تمام اعلیٰ تعلیم اردو زبان میں دیجائے۔ آپکو یقین تھا کہ محنت۔ خلوص وسعتِ نظر اور طلبا و اساتذہ کے تعاون عمل سے ایکدن جامعہ عثمانیہ کا شمار ایشیا کی بہترین جامعات میں ہوگا۔

ڈاکٹر ابن حسن مرحوم ۱۹۳۰ء میں انگلستان گئے۔ اور دو ہی سال میں پی ایچ ڈی کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ سلطنت مغلیہ کے مرکزی نظم و نسق پر آپکا مقالہ دور مغلیہ کے اس خاص پہلو پر

ایک مستند تالیف ہے اور جامعہ لندن کے آنرس اسکول ان ہسٹری کے نصاب میں شامل ہے آپ کا ارادہ تھا کہ اس کتاب کا دوسرا حصہ مرتب کریں جو صوبجاتی نظم و نسق پر مشتمل ہو اور اس مقصد کی عملی تکمیل میں آپ مصروف بھی تھے لیکن موت نے زیادہ مہلت نہ دی اس سلسلہ میں آپ نے جو مواد مرتب کیا ہے وہ عنقریب کتابی شکل میں شائع ہو جائیگا۔ مرکزی اور صوبجاتی نظم و نسق کے علاوہ آپ کو سیول سروس کی تاریخ لکھنے کا بھی خیال تھا کیونکہ آپ کے خیال کے مطابق مغل نظم و نسق کے مشہور عہدہ داروں اور صوبہ داروں کی مختصر سوانح کا مطالعہ عہد مغلیہ کی تاریخ کے صحیح مطالعہ کیلئے لازمی ہے۔ مرحوم کی ان علمی کوششوں سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ نے ایشیا میں اسلامی حکومت کے ایک شاندار عہد زرین کی تاویل کیلئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی آپ میں ایک بڑے مورخ کے تین اہم لوازمات پائے جاتے تھے۔ یعنی عدم تعصب۔ شوق تحقیق۔ اور صحیح تاریخی نقطہ نظر۔ تاریخ کا یہی تخیل عہد ماضی کے مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑاتا ہے۔

مرحوم کی بے وقت موت سے جامعہ نے ایک قابل پروفیسر۔ محقق اور تاریخ کا شیدائی کھو دیا۔ طلبا ایک مخلص دوست اور شفیق و ہمدرد استاد سے محروم ہو گئے اور آپ کے عزیز و اقربا بے پایاں محبت و شفقت کے حامل ایک محبوب ترین ہستی سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

ڈاکٹر ابن حسن مرحوم ان افراد میں سے تھے جنکی دنیا کو ضرورت ہوتی ہے لیکن موت کا بے رحم ہاتھ انکو قبل از وقت جدا کر دیتا ہے آپ کی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے مستفید ہونے کا کافی موقع نہ مل سکا لیکن آپ کی ہستی ایسی نہیں جسے ہم فراموش کر دیں ایسے لوگوں کی مختصر زندگی موت کے بعد بھی انکو بقائے دوام بخشتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ڈالے ہوئے نقوش تاریخ ہند کے صحیح مطالعہ اور تاویل میں ہر طالبعلم کی رہبری کرتے رہیں گے اور آپکے خلوص و محبت سے ایک غمگین یاد تازہ ہوتی رہیگی۔

پروفیسر ابن حسن مرحوم

on the "Mughal Administration" has already become a standard work on that particular aspect of the Mughal Period and is one of the prescribed books for Honours School in History at the London University His plan was to write the second volume on Provincial Administration, a work on which he was engaged when death claimed him as her own. I intend to bring out this volume in near future He had also in mind a history of the Mughal Civil Service and believed that short Critical Biographies of the famous Mughal administrators and Provincial Governors were indespensible to the proper understanding of the Mughal Period. He thus wanted to devote his life to the interpretation of one of the most fascinating and glorious chapters of the Muslim Rule in Asia He possessed in full measure the three requisites of a great historian, impartiality, patience for scientific research and historic vision, for it is the historic imagination which gives shape and life to the bare bones of history.

In him the University has lost a forceful and learned professor, the students a sincere friend, and we, his near relatives, one whom we loved, admired and respected, for us in the words of Shakespeare,

" *From this instant,*
There is nothing serious in mortality.
All is but toys : renown and grace is dead."

Prof Dr. ITRAT HUSAIN ZUBERI,
Islamia College
CALCUTTA.

A SHORT SKETCH OF THE LIFE OF LATE

Dr. Ibne Hasan M. A. Phd. London.

He was born in 1898 in the United Provinces. He passed his High School Leaving Examination from Islamia School, Etawah, and then joined the M.A.O College Aligerh. Then he distinguished himself as a keen and thoughtful student and made his mark in the College Union as a forceful and persuasive speaker. He won many prizes for speaking including one called the Cambridge Prize a unique distinction, for it was awarded to the best regular speaker who had taken part in the largest number of the union debates. He also stood first in an All India Debate at Allahabad. Thus he early showed that he had in him the makings of an eloquent University Lecturer.

He developed in his Undergraduate days a taste for history and especially for the Muslim Period. It was natural that he should take up M. A. in History which he passed from the Allahabad University in 1923 and was in the same year appointed Assistant Professor of History at the Osmania University. I can bear witness to the fact that he had a deep and genuine love for the Osmania University, for he believed in the soundness of the great principle on which the university is based, that is imparting of knowledge in all higher branches of learning through the Urdu Language. He held that with hard work, sinceiety and vision, and with the willing co-operation of the staff and the students, the Osmania University could become one of the greatest Universities in Asia. He went to England in 1930 and took his phd. in the minimum period of two years (1932). His Thesis

The Late

Dr. Prof Ibna Husun

Kabinai Bazim Tareeq

Osmania University College.

Marwadi Press Hyd-Dn.